

بیان: 1

غریب فائدے میں ہے



پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۹ جنوری ۱۴۱۰ھ مطابق 7 دسمبر 1989ء بروز جمعرات ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالہلال محمد الیاس عطار قادری رحمہ اللہ نے دعوتِ اسلامی کے اولین مدنی مرکز جامع مسجد گلزار حبیب (واقع گلستان اذکار ذی باب المدینہ کراچی) میں ”غربت کی برکتیں“ کے عنوان سے بیان فرمایا، جس کی مدد سے یہ رسالہ نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

غریب فائدے میں ہے

﴿شیطان لاکھ سُستی دلاتے یہ رسالہ اول تا آخر مُکمل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کے خزانہ لاجواب کے ساتھ ساتھ غُربت کے فضائل و برکات کی معلومات بھی حاصل ہوں گی۔﴾

دُرود پاک کی فضیلت

صحابی مصطفیٰ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ گرامی حضرت سیدنا سَمُرہؓ ہُو اُنْیَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گہر بار میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ تو محبوبِ خدا، سرورِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سچ بولنا اور امانت ادا کرنا۔“ (راوی حدیث حضرت سیدنا سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کی: یا رسول



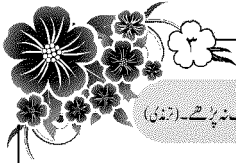
﴿قرآنِ مصطفیٰ﴾ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے (مسلم)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مزید کچھ ارشاد فرمائیے! فرمایا: ”کثرتِ ذکر اور مجھ پر دُرود پاک پڑھنا کہ یہ عمل فخر (یعنی غربت) کو دُور کرتا ہے۔“ (القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ... الخ، ص ۲۷۳ مختصراً)

بہرِ رفعِ مرض و رَحمت و رُخ و کُلْفَتِ دھوئٹے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ
تم پر دھو صاحبِ لولاک پر کثرت سے دُرود ہے عجب درو نہاں اور آماں کا تعویذ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

﴿ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی قناعت ﴾

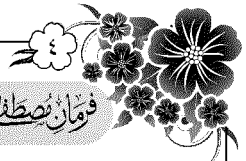
حضرت سیدنا سُوید بن غفلمہ رَضِیَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت سراپا عظمت میں دارِ الامارۃ کوفہ میں حاضر ہوا۔ آپ کَرَّمَ اللہ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سامنے جَو شریف کی روٹی اور دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، روٹی خشک اور اس قدر سخت تھی کہ کبھی اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گھٹنے پر رکھ کر توڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے آپ کَرَّمَ اللہ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کنیرِ فِضْمہ رَضِیَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ سے کہا: آپ کو ان پر ترس نہیں آتا؟ دیکھئے تو سہی روٹی پر بھوسی لگی ہوئی ہے ان کیلئے جَو شریف چھان کر نرم روٹی پکایا کریں۔ تاکہ توڑنے میں مشقت نہ ہو۔ فِضْمہ رَضِیَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ نے جواب دیا: امیر المؤمنین کَرَّمَ اللہ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ان کے لئے کبھی بھی



جَو شریف چھان کرنے پکایا جائے۔ اتنے میں امیر المؤمنین کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اے ابنِ غفلہ! آپ اس کنیز سے کیا فرما رہے ہیں؟ میں نے جو کچھ کہا تھا عرض کر دیا اور التجا کی، یا امیر المؤمنین! آپ اپنی جان پر رحم فرمائیے اور اتنی مشقت نہ اٹھائیے۔ تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے فرمایا، اے ابنِ غفلہ! دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اہل و عیال نے کبھی تین دن برابر گیسوں کی روٹی شکم سیر ہو کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا میں بھوک نے بہت ستایا تو میں مزدوری کے لئے نکلا، دیکھا کہ ایک عورت مٹی کے ڈھیلوں کو جمع کر کے ان کو بھگونا چاہتی تھی میں نے اس سے فی ڈول ایک کھجور اجرت طے کی اور سولہ ڈول ڈال کر اس مٹی کو بھگو دیا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے پھر وہ کھجوریں لے کر میں حضور اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضور حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی ان میں سے کچھ کھجوریں تناول فرمائیں۔ (تذکرۃ الخواص، الباب الخامس، ص ۱۱۲، فیضانِ سنت، ۳۶۹/۱)

اللہ عزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



﴿قُرْآنُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾ جو مجھ پر دس مرتبہ روزِ دُپاک پڑھے اللہ عزوجل اُس پر سو نیتیں نازل فرماتا ہے۔ (عربی)

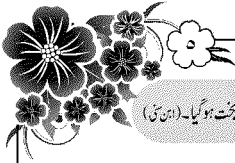
﴿ دل کو نرم کرنے کا نسخہ ﴾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی سادگی پر ہماری جان قربان ہو۔ اتنی اتنی مشقتیں برداشت کرنے کے باوجود زبان پر کبھی حرف شکایت نہ لاتے۔ غذا کے ساتھ ساتھ آپ کا لباس بھی انتہائی سادہ ہوا کرتا تھا۔ ایک بار آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا: یَخْشَعُ الْقُلُوبُ وَ یَقْتَدِی بِہِ الْمُؤْمِنُ یعنی اس سے دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے اور اس سے لوگ بندہٴ مومن کی اقتدا کرتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، علی بن ابی طالب، ۱/۱۲۴، رقم: ۲۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُرَبَتِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت، نئی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت، بیہت ساری فضیلت اور بے شمار فائدہ کا پیش خیمہ ہے، اسی وجہ سے اللہ والوں نے غُرَبَت کو پسند فرمایا جیسا کہ

﴿ غُرَبَت کے فوائد ﴾

حضرت سیدنا ابراہیم بن کثار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا ابراہیم بن اڈہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے ہمراہ سفر پر تھا اور ہم دونوں روزے سے تھے، مگر



فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا عَلَىٰ مَا كَانُوا يُعْمَلُونَ (میرا حق و ہدایت ہو گیا۔) (دین سی)

ہمارے پاس افطار کے لئے کچھ نہ تھا اور نہ ہی کوئی ایسے طاہری اسباب نظر آرہے تھے کہ جن سے افطاری کا انتظام کیا جاسکے۔ میری اس فکر کو دیکھ کر حضرت سیدنا ابراہیم بن اڈہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابنِ بشار (علیہ رحمۃ اللہ الغفار)! اللہ عزوجل نے غریبوں اور مسکینوں کو دنیا و آخرت میں کس قدر نعمتوں اور راحتوں سے سرفراز فرمایا ہے بروز قیامت نہ ان سے زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا جائے گا اور نہ حج و صدقہ اور صلہ رحمی و حسن سلوک کے بارے میں حساب و کتاب ہوگا، جبکہ مال داروں سے ان سب چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ دنیا کے یہ امیر و سرمایہ دار آخرت میں غریب و نادار اور محض دنیوی عزت دار وہاں ذلیل و خوار ہوں گے، آپ فکر نہ کیجئے، اللہ عزوجل روزی کا ضامن ہے وہ تمہارے لئے رزق کا انتظام فرمائے گا، ہم ان دنیاوی امیروں سے زیادہ امیر ہیں۔ دنیا و آخرت میں کامل مسرت ہمیں حاصل ہے نہ رنج و غم ہے اور نہ اس کی پرواہ کہ ہماری صبح کیسے ہوئی اور شام کیسے؟ بس شرط یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی اطاعت و فرمانبرداری کے معاملے میں کوتاہی آڑے نہ آنے دیں۔“ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز میں مشغول ہو گئے اور میں نے بھی نماز شروع کر دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک شخص ہمارے پاس 8 روٹیاں اور بہت سی کھجوریں لے کر آیا اور یہ کہہ کر واپس چلا گیا کہ کھائیے! اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن اڈہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے مجھ سے فرمایا: ”بیجئے اور کھائیے۔“ جوں ہی ہم کھانا کھانے لگے، ایک سائل نے صدا لگائی کہ اللہ عزوجل کے نام



فَرَّانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر سُنَّ شام میں بس بارِ رُودِ اکِ پڑھا ہے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجتہد نامہ)

پر مجھے کچھ کھانا دے دیجئے۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن اؤہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَكْرَم نے تین روٹیاں اور کچھ کھجوریں اُس حاجت مند کو دے دیں اور فرمایا: ”نغمِ خواری کرنا اہلِ ایمان کا حصّہ ہے۔“ (روض الراحین، ص ۲۷۲)

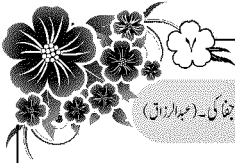
اللہ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مانند شمع تیری طرف لو لگی رہے دے لطف میری جاں کو سوز و گداز کا
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا
(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

﴿ غریب و فقرا 500 سال پہلے جنت میں ﴾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعہ سے پتا چلا کہ فقر و غُرُبت باعثِ سعادت ہے نہ کہ باعثِ آفت۔ غریبوں مسکینوں کے آخرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فطرہ، حج وغیرہ کے متعلق پوچھ گچھ سے مامون (یعنی اُن میں) ہوں گے کیونکہ یہ احکام مال دار و صاحبِ استطاعت مسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار بارگاہِ رَبِّ ذُو الْجَلالِ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مال کے مُتَعَلِّقِ حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، ادھر نادار مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و مشیّت سے داخلِ جنت ہو رہے ہوں گے اور یوں



فَرَّانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر زور و شریف نہ پڑھا اس نے جہان کی (مہارزاق)

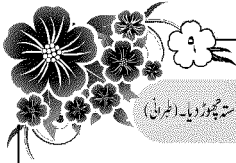
جنت میں فقیروں، غریبوں کا داخلہ امیروں سے پہلے ہوگا جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رءُوفٌ رَحیمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”مسلمان فقراءِ اغنیاء سے آدھان پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور وہ (آدھان) 500 سال (کے برابر) ہوگا۔“ (ترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء ان فقراء المهاجرين الخ، ۱۵۸/۴، حدیث: ۲۳۶۱)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی غریبوں کے امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخلے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ دیر حساب کی وجہ سے نہ ہوگی رب تعالیٰ سارے عالم کا حساب بہت جلد لے گا یہ ان فقراء کی شان دکھانے کے لیے ہوگی کہ امیروں کو حساب کے نام پر روک لیا گیا اور فقیروں کو جنت کی طرف چلتا کر دیا گیا۔ مفتی صاحب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پانچ سو سال کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی قیامت کا دن ایک ہزار برس کا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۱﴾ (ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس (پ ۱۷، الحج: ۴۷)) ہاں بعض کو پچاس ہزار سال کا محسوس ہوگا، ان کے متعلق رب فرماتا ہے: فِیْ یَوْمٍ وَّکَانَ مَقْدَرًا ﴿۲﴾ حَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۳﴾ (ترجمہ کنز الایمان: وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ (پ ۲۹، المعارج: ۴)) اور بعض مؤمنین کو گھڑی بھر کا محسوس ہوگا، رب تعالیٰ فرماتا ہے:

فَذَلِكَ يَوْمٌ مِّنْ يَّوْمٍ عَسِيرٍ ۝٩ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝١٠ (ترجمہ کنز الایمان: تو وہ دن کڑا

غریب یر صبر

8



فَوَإِنْ مَضَىٰ عَلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ: جَسَّ كَيْسَ يَرِ الْأَكْرَبُ وَالْأَوَّلُ لَمْ يَجْهَدْ رُؤُوسَ الْبَاقِ نَبْرًا حَالِ سَ جَنَّتْ كَارِاسْتِمْ جُوزِ دِيَا۔ (طبرانی)

ختم کرنے کی کوششیں آخرت میں تباہی و بربادی کا سبب بن جائیں۔

حضرت سیدنا امام محدث ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”محتاجی

ایک مرض کی مانند ہے جو اس میں مُبْتَلَا ہوا اور صبر کیا وہ اس کا اجر و ثواب پائے گا، اسی لئے

محتاج و غریب لوگ جنہوں نے اپنے فَقْر و عُزْبَت پر صبر کیا ہوگا، امیروں سے 500 سال

پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“ (تلیس ابلیس، ص ۲۲۵)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر

عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسول اللہ! (وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا مالدار غریبوں سے عمل میں سبقت رکھتے ہیں؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ”مہاجرین فقرا، بارگاہ

رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ

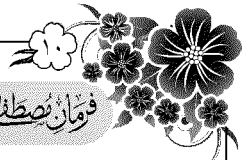
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مالدار لوگ بلند مراتب اور ابدی نعمتیں لے گئے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلِیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ کیسے؟ تو انہوں نے عرض کی: وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور

ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ نہیں کر سکتے، وہ گردنیں

چھڑاتے (یعنی غلام آزاد کرتے) ہیں، ہم گردنیں نہیں چھڑا سکتے۔ تو سرکارِ عالی وقار، غریبوں کے

غم گسار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھا دوں،



فَرَّانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو پُرورد پاک کی کثرت کر دے شک تمہارا جو پُرورد پاک پرستہ تمہارے لیے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابن کثیر)

جس کے ذریعہ تم اُن لوگوں کے ساتھ مل جاؤ جو تم سے آگے ہیں اور اُن پر سبقت لے جاؤ جو تم سے پیچھے ہیں؟ اور کوئی بھی تم سے افضل نہ ہو سوائے اُس شخص کے جو تمہاری طرح عمل کرے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور سکھائیے۔ ارشاد فرمایا: ”تم ہر نماز کے بعد 33، 33 مرتبہ تَسْبِیح (سُبْحَنَ اللہ)، تَحْمِید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) اور تَکْبِیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) پڑھا کرو۔“

(مسلم، کتاب المساجد الخ، باب استحباب ذکر بعد الصلاة الخ، ص ۳۰۰، حدیث: ۵۹۵)

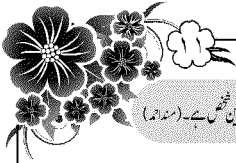
میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ

کروں تیری حمد و ثنا یا الہی (وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غریب ومسکین خلیفہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 590 صفحات پر مشتمل کتاب ”حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات“ کے صفحہ 187 پر ہے: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں عید سے ایک دن قبل آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شہزادیاں حاضر ہوئیں اور بولیں: ”بابا جان! کل عید کے دن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟“ فرمایا: ”یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، انہیں دھو لو، گل پہن لینا!“ ”نہیں! بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے



فَرَّانِ مُصْطَفٰی عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر اور وہ مجھ پر ذکر و شریف نہ پڑھے تو دلوں میں سے گویا تین ٹھوس ہے۔ (مسند امام)

ہوا دیجھے، ”بچوں نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”میری بچو! عید کا دن اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے، اُس کا شکر بجالانے کا دن ہے، نئے کپڑے پہننا ضروری تو نہیں!“، ”بابا جان! آپ کا فرمانا بیشک دُرست ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیر المؤمنین کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!“ یہ کہتے ہوئے بچوں کی آنکھوں میں آنسو بھرا آئے۔ بچوں کی باتیں سُن کر آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا دل بھی بھرا آیا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے خازن (وزیر مالیات) کو بلا کر فرمایا: ”مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو۔“ خازن نے عرض کی، ”خُصُّو! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟“ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”جَزَاکَ اللّٰہُ تُو نے بیشک عُمَدہ اور صحیح بات کہی۔“ خازن چلا گیا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بچوں سے فرمایا، ”پیارے بیٹو! اللّٰہُ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پر اپنی خواہشات کو قَرَبان کر دو۔“

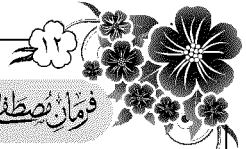
(مَعْدَنِ اخلاق، حصہ اوّل، ص ۲۵۷)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کِسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری

بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اَمِیْن بِحَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے



نفسِ قَدَم پر چلتے ہوئے تنگدستیوں، محتاجیوں اور گھریلو پریشانیوں سے گھبرا کر گلہ شکوہ کرنے کے بجائے ہمیشہ اللہ عزَّوجلَّ کی بارگاہ میں رُجوع کرنا چاہئے اور اُس کی رضا پر راضی رہنا چاہئے اور دُعا کی کثرت کرنی چاہئے جیسا کہ

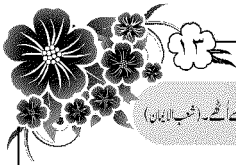
پریشان حال کی دعا

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی: حُضُور! اہل و عیال کی فکر نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ میرے حق میں دعا فرمائیے۔ جواب دیا: ”تیرے اہل و عیال جب تجھ سے آٹا اور روٹی نہ ہونے کی شکایت کریں تو اُس وَقْتُ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے دُعا کیا کر کہ تیری اُس وقت کی دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔“

(روضُ الرِّیاحین، ص ۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کی تنگدستی عُرُوج پر ہوگی یقیناً وہ بے حد دکھی اور غمگین ہوگا اور دکھیاروں کی دُعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتابِ مُسْتَطَاب ”فضائلِ دُعا“ میں اعلیٰ حضرت کے والدِ مہربان رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرت علامہ مولانا تقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَنَان نے مستجاب الدَّعَوَاتِ شَخْصِیَّات (یعنی جن لوگوں کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں اُن) میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے، ”اَوَّلُ مُضْطَر (یعنی بے چین و پریشان حال)۔“

اس کی شرح میں سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ



فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ عَلٰی اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ جَوَکُوں اِنّی مَسَّی سَے اللّٰہُ کے ذمّہ داری پر اُوں شریف پڑے بغیر اُنھ کے تو وہ ہوا ارم وار سے اُٹھے۔ (شب الایمان)

رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اِس (یعنی دکھیا رے اور لا چا رکی دُعا کی قبولیت) کی طرف تو خود قرآنِ عظیم میں اِشارہ موجود:

اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَا ۚ
وَيَكْشِفُ السُّوْءَ (پ ۲۰، النمل: ۶۲) جب اُسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔

(فضائل دعا، ص ۲۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے وَجَل کی قسم! دُنیا کی رنگینیوں میں گم مالدارو صاحبِ اقتدار کے مقابلے میں سستوں کا پابند غریب و نادار خوش نصیب و بخت بیدار ہے اور وہ آخرت میں کامیاب ہے جو غُربت، امراض و آفات میں مُبتلا ہونے کے باوجود اللہ غَفَّار غَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسولِ ذی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اطاعت گزار ہے۔

زباں پر شکوہ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے

نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

﴿ مسکینوں کے لئے جنت ﴾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ مسلمان جو آج اہل دُنیا کی نظر میں حقیر تھوڑے کئے جاتے ہیں، غریب سمجھ کر حلقہٴ احباب سے دُور کر دیئے جاتے ہیں، قَلَّتِ مال کے سبب منہ نہیں لگائے جاتے، لیکن قربانِ جانی اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ غَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر کہ یہی لوگ

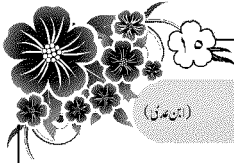
جنت کے لئے باعثِ عزّت و عظمت ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غریبوں کے مُلجّا و مَواویٰ، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ والا شان ہے: ”جہنّم اور جنت میں مباحثہ ہوا تو جہنّم نے کہا: ”مجھے ظالم اور مُتکبّر لوگوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔“ جنت نے کہا: ”مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں صرف کمزور و لاچار اور عاجز لوگ داخل ہوں گے۔“ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: ”اے جنت! تُو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رَحْم فرماؤں گا اور دوزخ سے فرمایا: اے جہنّم! تُو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعے عذاب دوں گا۔“

حضرت سید ناعلا علی بن سلطان محمد قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْبَارِئِ اِس حدیث پاک میں موجود لفظ ”ضُعَفَاء“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یہاں کمزوروں سے مراد وہ مسلمان ہیں جو مالی اور جسمانی طور پر کمزور ہیں۔“

تاج و تخت و حکومت مت دے، کثرت مال و دولت مت دے

اپنی رضا کا دے دے مُردہ، یا اللہ میری جھولی بھر دے (وسا ئل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



اکثر جنتی غریب ہوں گے

ٹھٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ذکر کردہ روایتِ ذیشان غریبوں اور محتاجوں کے لئے کس قدر دھار س نشان ہے کہ اللہ عزوجل غریب و مساکین پر رحم فرماتے ہوئے انہیں جنت عطا فرمائے گا اور جنت پانے والے اکثر وہ خوش نصیب مسلمان ہوں گے جو دنیا میں فقر و فاقہ اور غربت کی زندگی بسر کرتے رہے ہوں گے جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرِ دارِ مَکَّہ مُکَرَّمہ، سلطانِ مَدِیْنۃِ مُنَوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”اَطْلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ“ یعنی میں نے جب جنت کو ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ جنتیوں میں اکثر تعداد فقراء (یعنی غریب لوگوں) کی ہے۔“ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/۵۰۴، حدیث: ۲۰۸۶)

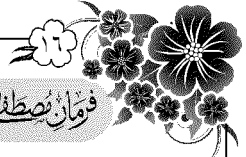
دے دے خُسنِ اخلاق کی دولت، کر دے عطاِ اخلاص کی نعمت

مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا، یا اللہ مری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

دُعائے نبی رحمت اور مساکین سے محبت

ٹھٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غربت و مسکینی تو وہ آزمائش ہے جس میں مُبْتَلَا مسلمان اگر صبر کا دامن تھامے ہوئے غور و فکر کرے تو اُسے پتا چلے گا کہ احادیثِ مبارکہ میں غریب و مساکین کے کتنے فضائل بیان کئے گئے ہیں، اسلام میں ایسے لوگ حقیر نہیں بلکہ لائقِ مَحَبَّت



قرآنِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو کثرت سے دُعا دے گا وہ پاک ہو جائے گا اور پاک ہو جانے والے کو ہر شے ملے گی۔ (ابن مسعود)

ہیں، جیسا کہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مساکین سے مَحَبَّت کرو، کیونکہ میں نے رسولِ خدا، محبوبِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُعا میں یہ الفاظ شامل فرماتے سنا: ”اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مُسْكِنًا وَاَمِتْنِيْ مُسْكِنًا وَاَحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسْكِيْنِ“ یعنی اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے مسکینی کی حالت میں حیات اور مسکینی کی حالت میں ہی وصال عطا فرما اور گروہِ مساکین میں میرا حشر فرما۔“

(ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب مجالسة الفقراء، ۴/۴۳۳، حدیث: ۴۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غریب و مسکین اپنے چلو (یعنی مَحَبَّت) میں کتنی برکتیں لئے ہوئے ہے کہ شہنشاہِ خوشِ نصال، پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی گروہِ مساکین میں شامل ہونے اور اسی گروہ کو اپنی رفاقت کی برکتوں سے نوازنے کی خواہش اور ان سے مَحَبَّت کی تلقین فرما رہے ہیں۔

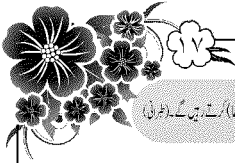
سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا

سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا کچھونا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فقرا سے محبت ثربت الہی کا سبب

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ



فِرَاقِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں کچھ بڑا دوا کا کلمہ لکھ کر ہر ماہ اس شے سے کھائے اس کے مسئلہ (انٹرنیشنل ما) مرتب کریں گے۔ (طبرانی)

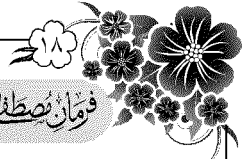
مُحِبُّوہِ رَبُّ الْعِزَّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: ”یَا عَائِشَةُ احْبِی الْمَسَاكِیْنَ وَقَرِّبِیْہُمْ فَإِنَّ اللہَ یُقَرِّبُکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! مسکینوں سے محبت کرو، انہیں اپنے قریب رکھو تا کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے قُرب سے نوازے۔“ (مشکاۃ المصابیح،

کتاب الرقاق، باب فضل الفقراء الخ، الفصل الثانی، ۲۵۵/۱، حدیث: ۵۲۴۴ مختصراً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

حقیقی مُفلس کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیوی مال و زر کی محتاجی آخر وی نعمتیں پانے کا سبب ہے بشرطیکہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ لہذا اس حالت سے پریشان ہوں نہ تشویش میں مبتلا ہوں۔ تشویش ناک غُرْبَت تو آخرت کی غُرْبَت ہے اور یہی غُرْبَت درحقیقت مصیبت ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابوبکرؓ یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفلس کون ہے؟ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہم میں مُفلس (یعنی غریب، مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ تو ارشاد فرمایا: ”میری اُمت میں مُفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اُس نے فُلاں کو گالی دی ہوگی، فُلاں پر تہمت لگائی ہوگی، فُلاں کا مال کھایا



فِرْمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ علیہ وآلہ وسلم جو مجمع پر ایک دن 50 بار رُودِ پاک پڑھنے کی امت سے نماز کروں (یعنی اچھا نماز) کرو (ابنِ شہاب)

ہوگا، فلاں کا خون بہایا ہوگا اور فلاں کو مارا ہوگا۔ پس اُس کی نیکیوں میں سے اُن سب کو اُن کا حصہ دے دیا جائے گا۔ اگر اُس کے ذمے آنے والے حقوق کے پورا ہونے سے پہلے اُس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو لوگوں کے گناہ اُس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اُسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“ (مسلم، کتاب البر و الصلۃ الخ، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جاؤ! لرز اُٹھو! حقیقت میں مُفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و صدقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود بروزِ قیامت خالی کا خالی رہ جائے! کبھی گالی دے کر، کبھی تہمت لگا کر، بلا اجازت شرعی ڈانٹ ڈپٹ کر، بے عزتی کر کے، ذلیل کر کے، مار پیٹ کر، عار دینا (یعنی عارضی طور پر) لی ہوئی چیزیں قصداً نہ لوٹا کر، قرض دبا کر اور دل دکھا کر جن کو دنیا میں ناراض کر دیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لے جائیں گے اور نیکیاں ختم ہو جانے کی صورت میں اُن کے گناہوں کا بوجھ اُس پر ڈال کر واصلِ جہنم کر دیا جائے گا۔

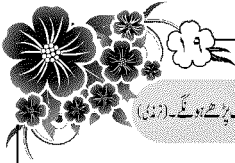
الہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا

بچاؤ دنیا کی آفت سے، بچاؤ عقیقہ کی آفت سے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



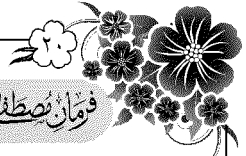
فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: روزِ قیامت لوگوں میں سے ہر سے قریب درود ہوگا جس نے دنیا میں کچھ زیادہ روپاک بڑھے ہوئے۔ (ترمذی)

﴿مُفْلِسی دُور کرنے کا وَظیفہ﴾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے آخرت کے غریب اور حقیقی مُفْلِس کی بد نصیبی اور دُنیوی غریب و مسکین کی خوش نصیبی کے متعلق جانا، ہم میں سے ہر ایک کا یہ ذہن ہونا چاہئے کہ دُنیا میں اگر مال و دولت کی کمی وغیرہ جیسی آزمائش آجائے تو وہ صُبر کرتے ہوئے اُسے برداشت کرے اور آخرت کی غُربت سے پناہ مانگے کہ آخرت کا غریب ہی درحقیقت بد نصیب ہے۔

نیز یہ بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ بقدرِ کفایت مال کمانا، دوسروں کے دستِ نگر (محتاج و حاجت مند) نہ ہونے، کسی پر بوجھ نہ بننے اور برسرِ روزگار ہونے کی تمنا کرنا بُرا نہیں۔ اِس طرح کی تمنا لئے ہوئے روزی کے لئے تگ و دو کرنا، اُوراد و وظائف پڑھنا صالحین کا طریقہ ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابنِ شَیْرَہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مشہور و مقبول ولی حضرت سیدنا معرُوف کَرْنِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمتِ بابرکت میں ایک تنگدست و مُفْلِس شخص نے اپنی غُربت کی شکایت کی۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تجھے اپنے حَفْظ و امان میں رکھے، اہل و عیال کی طرف لوٹ جا اور یہ الفاظ وِرْدِ بَاں رکھ: ”مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا وہی ہوا)۔“

وہ شخص یہ وِرْد کرتا ہوا گھر کی طرف جا ہی رہا تھا کہ راستے میں اُس کی ملاقات ایک انجان شخص سے ہوئی جس نے اُس کو ایک تھیلی پکڑائی اور چلا گیا۔ غریب شخص نے جب تھیلی



فَرَّانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنہی نے مجھ پر ایسے ضرور پر حال اللہ اس پر اس میں نہیں جیتا اور اس کے ہر افعال میں وہ نیکیاں لکھتے۔ (ترمذی)

کھولی تو دیناروں سے بھری ہوئی تھی، وہ بہت خوش ہوا اور وہیں سے واپس پلٹ کر حضرت سیدنا معرُوف گزنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو گیا تاکہ اس پیش آنے والے واقعہ کی رُوداد بتائے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس شخص کو دیکھتے ہی فرمایا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! جب تیری حاجت پوری ہو گئی تھی تو واپس کیوں آیا؟ اللہ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ تجھے اپنے حفظ و امان میں رکھے، اہل و عیال کی طرف یہ کہتے ہوئے لوٹ جا: ”مَا شَاءَ اللہُ كَانَ.“ (عیون الحکایات، ص ۲۷۸)

اللہ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اَمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

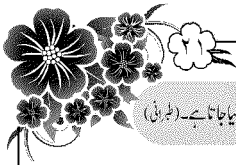
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن

بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا (ذوق نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

❦ روزی میں بَرَکت کا بہترین نسخہ ❦

حضرت سیدنا سہیل بن سعد سَاعِدِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اَقْدَس، شفیع روزِ جُشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر اپنی غُربت اور تنگ دستی کی شکایت کی۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے



فَرَّانِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب جمعہ اور روز جمعہ کو پر کثرت سے درود پڑھ کر تھکے تھار اور دُجھ پڑیں لیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اگرچہ کوئی بھی نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیجو اور ایک بار قُلْ هُوَ اللہ شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اتنا مالدار کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتے داروں میں بھی تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ الخ، ص ۲۷۳)

تنگدستی کا علاج

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل کتاب ”مدنی پنج سورہ“ صفحہ 246 پر ہے: ”یا مَلِک“ 90 بار جو غریب و نادار روزانہ پڑھا کرے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غربت سے نجات پائے گا۔“ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۳۶)

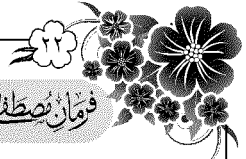
تُو ہے مُعْطٰی وہ ہیں قاسم یہ کرم ہے تیرا

تیرے محبوب کے نکلروں پہ پلوں گا یا رب (وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

رزق میں برکت کا وظیفہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ کے صفحہ 128 پر ہے: ایک صحابی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) خدمتِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں حاضر ہوئے اور عرض کی: دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ خلقِ دنیا آئے گی



فَرَّانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جوتھہ پاک بارود وچتا ہے اللہ اس کیلئے ایک قیما جزلکتا ہے اور قیما اواحد پیاڑجتا ہے۔ (مہارزاق)

تیرے پاس ذلیل و خوار ہو کر، طلوع فجر کے ساتھ سو بار کہا کر ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ اُن صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: ”حضور! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں!“ (لسان المیزان، حرف العین، ۳۰۴/۴، حدیث: ۵۱۰۰، زرقانی علی المواہب، ذکر طبعہ صلی اللہ علیہ وسلم من داء الفقر، ۲۸/۹ واللفظ لہ)

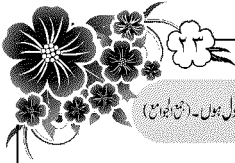
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھوں کی صحبتیں اور نیکیوں کی دعائیں ضرور اپنا رنگ دکھاتی ہیں۔ آفات و بلیات اور مشکلات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں سے مدد طلب کرنے سے بلائیں ملتی اور مشکلیں کا فور ہوتی ہیں۔

نیز قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی برکت سے بھی حاجات بر آنے، مشکلات حل ہونے اور مصائب دور ہونے کے بے شمار واقعات ملتے ہیں، جیسا کہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول صفحہ 980 پر ہے:

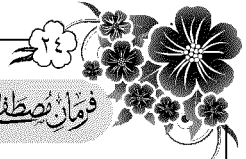
﴿ مدنی بھار: K.E.S.C میں نوکری مل گئی ﴾

اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے اپنے مدنی



فَرَّانِ مُصْطَفٰی ﷺ عَلٰی اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (الحجرات)

ماحول میں آنے اور سلسلہ رُوزگار پانے کا واقعہ کچھ یوں بیان فرمایا: 19.6.2003 کو ایک اسلامی بھائی کے دعوت دینے پر دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی طرف رُخ ہوا مگر پابندی نہیں تھی۔ بے رُوزگاری کے سبب پریشانی تھی، ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں مَدَنی قافلہ کورس کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز فیضانِ مدینہ میں داخلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبتوں اور بڑکتوں نے مجھ گنہگار پر مَدَنی رنگ چڑھا دیا، اور جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ مَدَنی قافلہ کورس پورا کرنے کے دوسرے یا تیسرے دن بعض دوستوں نے بتایا کہ K.E.S.C. کو ملازموں کی ضرورت ہے، ہم نے بھی درخواستیں جمع کروادی ہیں آپ بھی کروادیتجئے۔ میں نے عرض کی، آج کل صرف درخواستوں پر کہاں! سفارشوں بلکہ (رشتوں) پر نوگریوں کی ترکیب بنتی ہے! اپنے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ بالآخر اُن کے اصرار پر میں نے ”درخواست“ جمع کروادی۔ ابتداء تحریری ٹیسٹ ہوئے پھر انٹرویو کے بعد میڈیکل ٹیسٹ کی صورت بنی۔ بے شمار آخر وُسخ والی درخواستوں کے باوجود میں واحد ایسا تھا کہ ہر جگہ کامیاب رہا! فائز انٹرویو میں گھر والوں نے زور دیا کہ پینٹ شرٹ پہن کر جاؤ مگر میں تو عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے انگریزی لباس ترک کر چکا تھا لہذا سفید شلوار قمیص میں ہی پہنچ گیا۔ افسر نے میرا مذہبی حلیہ دیکھ کر مجھ سے بعض اسلامی معلومات کے سوالات کئے۔ جن کے میں نے بآسانی جوابات دے دیئے کیوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے یہ سب مَدَنی قافلہ کورس کے اندر سیکھے



فَإِنَّ مَصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَّيْهِ رَدَّوْهُ بِرَدِّهِ كَمَا رَأَيْتُمْ كَرِهْتُمْ أَرَادُوا بِمَنْزِلِهِ قِيَامَتِ تَهَارُ لِيَعْلَمُوا هُوَ كَيْفَ هُوَ (ذَوْنِ الْاِثْمَارِ)

ہوئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بغیر کسی سفارش و رشوت کے مجھے ملازمت مل گئی۔ ہمارے گھر والے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلہ کو رس اور مدنی ماحول کی بَرَکت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مُحب بن گئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کی علاقائی مُشاوَرَت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے اپنے علاقے میں سُنّتوں کے ڈنکے بجا رہا ہوں اور مدنی انعامات و مدنی قافلوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

نوکری چاہئے، آئیے آئیے قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو
تنگدستی مٹے، دُور آفت ہٹے لینے کو بَرَکتیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جَنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔“

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب الخ، الفصل الثانی، ۵۰/۱، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جَنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

فُرْقَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَبَّ ہُو اور وُزُو نہ کھجھ پر روئی کثرت کر لیا کرو جو ایسا کر کا قیامت کے دن میں اس کا شُکھ اُکھانوں کا۔ (شعب الایمان)

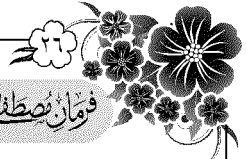
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



”مَدَنی حلیہ اپناؤ“ کے چودہ خُرُوف کی نسبت سے لباس کے 14 مَدَنی پھول

تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿۱﴾ جن کی آنکھوں اور لوگوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے (الْفَجَمُ الْاَوْسَطُ، ۵۹/۲۰، حدیث: ۲۵۰۴) مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر جنات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے (مرآۃ، ۲۶۸/۱) ﴿۲﴾ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةَ لِّیْ تو اس کے گلے پچھلے گناہ مُعَاف ہو جائیں گے (شُعَبُ الْاِیْمَان، ۱۸۱/۵، حدیث: ۶۲۸۵) ﴿۳﴾ جو باؤ جو قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تو اُشع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حَلَّہ پہنائے گا (ابوداؤد، ۳۲۶/۴، حدیث: ۴۷۷۸) ﴿۴﴾ خاتمُ الْمُرْسَلِیْنَ، رَحْمَةُ لِلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِبَاسِ فِی

① ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔



فَرَّانِ مُصَاطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

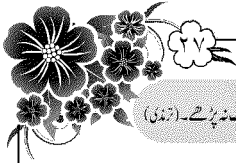
اسْتَحْبَابِ الْبِیَّاسِ لِلشَّيْخِ عَبْدِ الْحَقِّ الدَّهْلَوِيِّ ص (۳۶) ﴿لباسِ حلالِ کمائی سے ہو اور جو لباسِ حرامِ کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی﴾ (ایضاً ص ۱۱)

﴿مَنْقُول ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سر اویل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ عزوجل اُسے ایسے مَرَض میں مبتلا فرمائے گا جس کی دوائ نہیں﴾ (ایضاً ص ۳۹)

﴿پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے﴾ (کہ سنت ہے) مثلاً جب گرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (ایضاً ص ۴۳) ﴿اسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پانچے میں سیدھا پاؤں داخل کیجئے اور جب (گرتا یا پاجامہ) اتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے﴾ ﴿دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو﴾ (زُلَّ الْحُجَّانِ، ۵۷۹/۹)

﴿سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اوپر رہے﴾ (مراۃ، ۹۴/۶)

﴿مرد مردانہ اور عورت زنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچوں اور بچیوں میں بھی اس بات کا لحاظ رکھئے﴾ ﴿دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ”عورت“ ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں

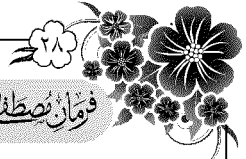


داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (ذُرْمُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار، ۹۳/۲) اس زمانے میں بھتیغے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ پیرُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر گرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی (بہار شریعت) خصوصاً حج و عمرے کے احرام والے کو اس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے ﴿﴾ آج کل بعض لوگ سر عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پیٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں یہ حرام ہے، ایسوں کے کھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔ بالخصوص کھیل کود کے میدان، ورزش کرنے کے مقامات اور ساحل سمندر پر اس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہذا ایسے مقامات پر جانے میں سخت احتیاط ضروری ہے ﴿﴾ تکبر کے طور پر جوباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبر ہے یا نہیں اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آ گیا۔ لہذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بہت بُری صفت ہے۔ (بہار شریعت، ۴۰۹/۳، رَدُّ الْمُحْتَار، ۵۷۹/۹)

(163 مدنی پھول، ص ۲۰)

مدنی حلیہ

داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو) کلی والا



فَرَّانِ مَصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھے اللہ عزوجل اُس پر سو سنتیں نازل فرماتا ہے۔ (عربی)

سفید کُرتا سنت کے مطابق آدھی پنڈلی تک لمبا، آستینیں ایک بالشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں ٹُمیاں مسواک، پاجامہ یا شلوار کُٹنوں سے اُوپر۔ (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کیلئے مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے کھٹی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ)

دعائے عطار: یا اللہ عزوجل! مجھے اور مدنی حلیے میں رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں کو سبز سبز گنبد کے سائے میں شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ عزوجل! ساری اُمت کی مغفرت فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و ریش میں

لگ رہا ہے مدنی حلیے میں وہ کتنا شاندار

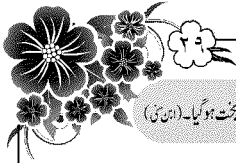
سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل

کتاب ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو

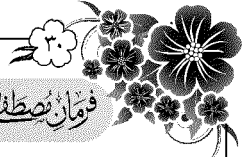
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	ملکتیہ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	صحیح مسلم	دار المغنی، عرب شریف ۱۴۱۹ھ
3	جامع ترمذی	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
4	سنن ابی داؤد	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
5	سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
6	المستدرک علی الصحیحین	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
7	مسند احمد بن حنبل	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
8	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
9	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
10	المعجم الاوسط	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
11	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
12	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
13	رد المحتار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
14	الدر المختار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
15	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیہ، بیروت
16	روض الریاحین	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
17	تلخیص ابلیس	دار الکتب العربی، بیروت ۱۴۱۳ھ
18	عیون الحکایات	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
19	کشف الالتباس	دار احیاء العلوم، باب المدینہ ۱۴۲۴ھ
20	مرآۃ المناجیح	نعمی کتب خانہ، گجرات
21	بہار شریعت	ملکتیہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۳۳۹ھ

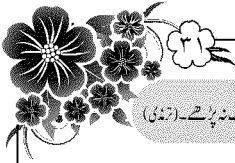


فیضانِ مصطفیٰ ﷺ علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس نے مجھ کو شیخ و شام میں مل بار و رو پاک پر حائے قیامت کے دن بری شفاعت ملے گی۔ (صحیح الزائد)

مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ	فضائل دعا	22
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ	فیضانِ سنت	23
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	مدنی پنج سورہ	24
شرکتہ قادریہ، بنجھورو، باب الاسلام سندھ 1980ء	معدن اخلاق	25
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ	حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی	26
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ	425 حکایات	27
ضیاء الدین پیلی کیشنر 1992ء	حدائقِ بخشش	28
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ	ذوقِ نعت	29
	وسائلِ بخشش مرثم	29

فہرست

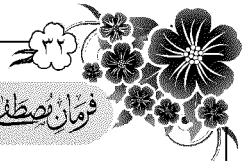
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
15	اکثر جنتی غریب ہوں گے	1	دُرود پاک کی فضیلت
15	وَعَا نَحْنُ رَحْمَتِ اور مساکین سے مَحَبَّت	2	شیر خدا کی قناعت
16	فُقراء سے مَحَبَّت قُرْبَتِ الٰہی کا سبب	4	دل نرم کرنے کا نسخہ
17	حقیقی مفلس کون؟	4	غُرَبَت کے فوائد
19	مُفلسی دُور کرنے کا وظیفہ	6	غرباء و فقراء 500 سال پہلے جنت میں
20	روزی میں برکت کا بہترین نسخہ	8	غُرَبَت پر ضمیر
21	تنگدستی کا علاج	9	کیا مالدار غریبوں سے عمل میں سبقت رکھتے ہیں؟
21	رزق میں برکت کا وظیفہ	10	غریب و مسکین خلیفہ
22	مدنی بہار K.E.S.C. میں نوکری مل گئے	12	پریشان حال کی دُعا
25	لباس کے 14 مدنی پھول	13	مسکینوں کے لئے جنت
27	مدنی خلیہ		



فَرَّانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس شخص کی ہاک خاک آلود کوس کے پاس براؤ کر ہوا اور وہ مجھ پُرورد پاک نہ پڑھے۔ (ترغی)

بیان کرنے کی تئیں

✽ حمد و صلوٰۃ اور مدنی ماحول میں پڑھائے جانے والے دُرود و سلام پڑھاؤں گا ✽ دُرود شریف کی فضیلت بتا کر صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! کہوں گا یوں خود بھی دُرود پاک پڑھوں گا اور دوسروں کو بھی پڑھاؤں گا ✽ سنی عالم کی کتاب سے پڑھ کر بیان کروں گا ✽ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوا عَنِّيْ وَ لَوْ آيَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ✽ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ✽ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ✽ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علما قائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے ص ۲۹)



فَرَمَانِ مُصْطَفٰی ﷺ عَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس نے مجھ پر ایک بار رُو پا کر یا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

بیان سننے کی نیتیں

﴿مَدَنی چینل کے ناظرین بھی ان میں سے حسبِ حال نیتیں کر سکتے ہیں﴾

﴿نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا﴾ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ﴿ضرورتاً سمٹ سڑک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا﴾ دھڑکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ﴿صلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْكُرُ اللّٰه، تُوبُوا اِلٰی اللّٰه﴾ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا ﴿بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔﴾

(ثواب بڑھانے کے نسخے ص ۳۰)

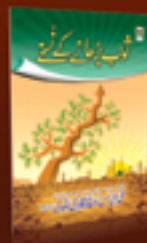
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



تنگدستی اور خوف کا علاج

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیْہِ فرماتے ہیں: کھانا کھانے کے بعد سورۃِ اِخْلَاص اور سورۃِ قُرِیْش (دونوں سورتیں) پڑھے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۸) حضرت علامہ سید مرتضیٰ زبیدی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیْہِ اس کے تحت لکھتے ہیں: کھانے کے بعد سورۃِ اِخْلَاص پڑھنا حصولِ برکت کے لئے ہے اور سورۃِ اِخْلَاص پڑھنے سے فقر یعنی تنگدستی دور ہوتی ہے جبکہ سورۃِ قُرِیْش پڑھنے سے خوف اور بھوک سے امان حاصل ہوگی۔

(مُلَخَّصٌ از اتحاف السَّادَةِ الْمُتَّقِیْنَ ج ۵ ص ۵۹۹)



ISBN 978-969-631-418-9



0125142



فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net